

193014 - یومِ عرفہ سے ایک ہفتہ قبل نیت کی تھی کہ صومِ یومِ عرفہ کے ساتھ قضا کی نیت بھی کرنی ہے، لیکن روزہ رکھتے ہوئے صرف نفل روزے کی نیت کی تو کیا فوت شدہ روزے کی قضا بھی ہو جائے گی؟

### سوال

سوال: ایک عورت نے عرفہ سے ایک ہفتہ قبل نیت کی تھی کہ عرفہ کا روزہ رکھتے ہوئے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کی نیت بھی ساتھ ہی کرے گی، لیکن جب عرفہ کا روزہ رکھنے لگی تو یہ نیت کرنا بھول گئی اور نفل روزے کی نیت سے روزہ رکھ لیا، اب اسے یہ نہیں معلوم کہ اس کا یہ روزہ فرض کی قضا بھی شمار ہو گا؟ یا صرف نفل روزہ ہو گا کیونکہ اس کی نیت روزہ رکھتے ہوئے صرف نفل روزہ رکھنے کی تھی؟ یا پھر یہ روزہ فرض روزے کی قضا بھی شمار ہو گا کیونکہ اس کی ایک ہفتہ قبل روزہ رکھنے کی نیت یہی تھی کہ عرفہ کے نفل روزے کے ساتھ فرض روزے کی قضا کیلیے بھی نیت کرے گی؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

نماز روزے کی صورت میں کسی بھی عبادت کے صحیح ہونے کیلیے نیت شرط ہے، اور کوئی بھی عبادت نیت کے بغیر صحیح نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ بخاری: (1) اور مسلم: (1907) میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کیلیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی)

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ: اعمال اسی وقت شمار ہوتے ہیں جب نیت ہو اور اگر عمل کرنے کی نیت نہ ہو تو پھر عمل شمار نہیں ہوتا، اس حدیث میں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ طہارت اور وضو کرنا، غسل، تیمم وغیرہ بھی عبادات ہیں اور یہ نیت کے بغیر صحیح نہیں ہوں گے، اسی طرح نماز، زکاۃ، روزہ، حج اور اعتکاف سمیت تمام عبادات نیت کے بغیر صحیح نہیں ہوں گی" انتہی

دوم:

فرض روزے کیلئے فجر سے پہلے رات کے وقت میں نیت کرنا ضروری ہے، فرض روزوں کی قضا کیلئے رکھا جانے والا روزہ بھی اسی حکم میں آئے گا۔

دائمى فتوى كميثى كے علمائے كرام كہتے ہيں:

"روزے كيلئے روزانہ طلوع فجر سے پہلے نيت كرنا شرعى طور پر واجب ہے؛ كيونكه حفصه رضى الله عنها كى حديث ہے كه آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: (جس شخص نے روزے كى نيت فجر سے پہلے نہيں كى تو اس كا كوئى روزہ نہيں) اسے اصحاب سنن [ابو داود، ترمذى، نسائى، ابن ماجه] نے روايت كيا ہے " انتہى  
"فتاوى اللجنة الدائمة" (9/ 147)

ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

"رمضان، نذر، كفاره اور قضا ئے رمضان كے روزوں ميں رات كے وقت نيت كرنا ضرورى ہے" انتہى

<http://www.binbaz.org.sa/mat/13420>

مزيد كيلئے آپ سوال نمبر: (26863) كا مطالعہ كريں۔

سوم:

نيت كے صحيح ہونے كيلئے يہ شرط ہے كه نيت پختگى كے ساتھ كى جائے، بغير پختگى كے نيت درست نہيں ہو گى۔

زكريا انصارى رحمہ اللہ "أسنى المطالب" (1/ 411) ميں كہتے ہيں:

"روزے كيلئے بھى نماز كى طرح تخصيص كے ساتھ پختہ نيت كرنا واجب ہے؛ كيونكه حديث ہے كه: (بيشك اعمال كا دار و مدار نيتوں پر ہے) چنانچہ نيت كرتے ہوئے ذہن ميں معين عبادت كى تعين كرنا لازمى ہے، نيز فرض روزے كيلئے نيت كا وقت فجر سے پہلے ہے چاہے روزہ نذر كا ہو يا قضا كا يا كفارے كا، اسى طرح روز ركھنے والا نابالغ بچہ ہى كيون نہ ہو كيونكه حديث ميں ہے كه: (جو شخص فجر سے پہلے روزے كيلئے نيت نہ كرمے تو اس كا كوئى روزہ نہيں) اسے دارقطنى وغيرہ نے روايت كيا ہے اور اہل علم نے اسے صحيح قرار ديا"

مندرجہ بالا تفصيلات كے مطابق:

يوم عرفہ كو ركھا جانے والا روزہ صرف نفل روزہ تھا؛ كيونكه صرف نفل روزے كى نيت ہى اس وقت كى گئى تھى، اگر چہ پہلے فرض روزے كى قضا كرنے كى نيت بھى تھى، ليكن روزہ ركھتے وقت صرف نفل روزے كى نيت تھى اس ليے فرض روزے كى نيت كالعدم ہو گى؛ كيونكه فرض روزے كى نيت رات كے وقت نہيں كى گئى، جس كے نتيجے ميں روزے كى بنياد صرف نفل روزے كى نيت پر ركھى جائے گى۔



والله اعلم.